

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۵

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۵ دسمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۵۰

گلدستۂ اخبار

ایم ای مشن کے بشپ تھابرن صاحب کو فیلڈ مارشل آف مارن مشنز کا خطاب ملا ہے۔ مبارک ہو۔

سر جارج ڈ کیپ کا مقولہ ہے کہ جس سچائی کے ساتھ محبت نہ ہو اس کی بہ نسبت دانشمندانہ خاموشی بہتر ہے۔

کالگریگیشنل خادم الدین ڈاکٹر ایف سوٹن کا پختہ یقین ہے۔ کہ ہندوستان ایک ہی پشت میں مسیحی ہو جائیگا۔

بمبئی کی پارسی جماعت اب زراعت کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔

مہاراجہ صاحب گوالیار نے ان کو خاص خاص رعائتیں دی ہیں اور اب وہ گوالیار میں زراعت کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔

برہما میں قریب ۳۵ ہزار کے ہندوستانی مسیحی آباد ہیں۔

ریلوے سٹیشن بسین واقعہ برہما کا سٹیشن ماسٹر اور پوسٹماسٹر دونوں ہندوستانی مسیحی ہیں۔

بسین واقعہ برہما کا سکول انسپکٹر اور فرال دونوں برہمی گریجویٹ مسیحی ہیں۔

توقع کیجاتی ہے کہ ہندوستان اور برہما سے ہر سال ۳۰ کروڑ (لاکھ) روپیہ کی بیرونجات میں جایا کریگی

پیاز کو نمکین پانی میں ابالنے سے اُس کی خوشبو قائم رہتی ہے۔

جہاں چوہے چوہیاں اکثر آیا کرتی ہوں وہاں کافور کی ڈلیاں رکھدیجائیں تو وہ نہیں آتیں۔

دریافت کیا گیا ہے کہ اگر تازہ دودھ سرخ بوتل میں رکھا جائے تو وہ گھنٹوں تک تازہ رہتا ہے۔ مگر دوسرے رنگ کی بوتلوں میں بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔

عمدہ چاول کے آٹے کی لئی جیسی کہ پر عمدہ طور سے پکائی جائے تو اُس سے چینی کے ٹوٹے برتن بخوبی جڑ سکتے ہیں۔

مسٹر ہائز فشر نوآبادیات کے انڈر سکرٹری ہونگے۔

ایک جرمن اخبار کہتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج نہایت بڑا طاقتور اور مستقل ارادہ کا آدمی ہے۔ اور اُس کا منشا ہے کہ جنگ کو اسکے اختتام تک جاری رکھے۔

مصر کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب وزیر اعظم صاحب روبصحت ہیں مگر اُن کو حکم دیا گیا ہے کہ دو روز اور اندر ہی رہیں۔

۱۲ دسمبر کی خبر ہے کہ مسٹر اسکویتھ بعارضہ زکام بیمار ہیں۔

لندن میں ۲۳ دسمبر اور یکم جنوری تعطیلات بنک مشتہر کئے گئے ہیں۔ مگر عام تعطیلات ان تاریخوں پر نہ ہوں گی۔

جرمن جنرل وون بسنگ نے بلجیم سے جو ۸۰ لاکھ سے ۱۰ لاکھ فرینک ماہوار کا مطالبہ کیا ہے اس سے بلجین پراونشل کونسلوں نے انکار کر دیا ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ اسٹرڈم۔ غیر متوقع طور پر رائشٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) کا اجلاس کل (آج بدھ) فراہم ہونے کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ ابتدائے جنگ سے جس قدر جرمن پارلیمنٹیں ہوئی ہیں۔ ان سب میں یہ پارلیمنٹ نہایت خصوصیت رکھتی ہے۔ اور تاریخی طور پر بھی اہمیت رکھتی ہے اس کے ممبران جن میں صاحبان جنگ بھی مشتمل ہیں بذریعہ تار بلائے گئے۔ ڈاکٹر وون بتھمن ہالوگ نے جو صدر مقامات سے واپس آیا ہے آج فیڈرل منسٹرز کا استقبال کیا۔ اور غیر جانبدار وزراء کو اپنی ملاقات کے لئے مدعو کیا۔ فارن سکرٹری نے پارٹی لیڈروں کا استقبال کیا۔ اور دوپہر سے پہلے پارٹی میٹنگیں فراہم ہوتی رہیں۔ دریں اثنا۔ صوفیہ اور قسطنطنیہ نے چانسلر کے بیان کو قبول کر لیا جس کی اصلیت تا حال نامعلوم ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں صلح کی شرائط کا ذکر ہے۔

غیر متوقع طور پر جو غیر جانبدار وزراء مدعو کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جرمنی رومانیہ میں اپنی کامیابیوں سے فائدہ اٹھانے اور صلح کے سوال کو از سر نو تازہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس رائے پر اس حقیقت سے زور پڑ رہا ہے کہ فارن سکرٹری رائشٹاگ کے منعقد ہونے سے قبل پارٹی لیڈروں کو پوشیدہ خبر پہنچا دیگا۔ جبکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ رومانیہ کے جنگ کے پولیٹیکل نتائج کا بھی ذکر کریگا۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ پیرس جنگی قرضوں کی بابت جب بحث مباحثہ فرانسیسی چامبر میں ہو رہا تھا تو ایک بڑا شور و شغب کا نظارہ نظر آ رہا تھا۔ سوشلسٹ ایم بریزن نے جو ان تین ڈپٹیوں میں سے ایک ہے۔ جو سوئٹزرلینڈ میں جرمنی سوشلسٹوں سے ملاقی ہوئے تھے۔ استمرار جنگ پر بڑی سختی سے اعتراض کئے۔ اس کے بیان کے مطابق جنگ کا صرف یہی ایک نتیجہ ہوا کہ لاکھوں کی جانیں برباد و ہلاک ہو گئیں۔ چامبر میں ایک تلاطم برپا ہوا مگر باوجود تمام چامبر (ایوان سلطنت) کی سخت مخالفت کے ایم بریزن اپنی بات پر اڑا ہی رہا۔ یہ واقعہ اس عمل پر ختم ہو گیا کہ ایم بریزن نے اپنے ایک مخالف پر جو اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ پانی کی ایک بوتل انڈیل دی۔ ایک بڑے جنون کے ساتھ جلسہ معرض التوا میں پڑ گیا۔ اور ایم بریزن ایوان سلطنت سے نکال دیا گیا۔

لنڈن ۱۱ دسمبر (رومانوی رزمگاہ) ایک روسی مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دشمن نے رومانویوں کو اس شاہراہ کے ساتھ ساتھ جو پلوئسٹی سے میزیوں تک واقع ہے پیچھے کو ہٹا دیا مگر رومانیوں نے بالمقابل حملہ کر کے اپنی پوزیشن کو پھر قائم کر لیا۔ جنگ جاری ہے۔ کرلی بابا پر جو حملہ دشمن نے کیا تھا۔ اس میں وہ ناکام رہا۔ دشمن بلیپتا کے علاقہ ٹروٹس کی وادی میں جان توڑ کر مقابلہ کر رہا ہے تمام کوہستانی محاذ پر گہری برف باری ہوئی اور کہر گری ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ ایک جرمن مراسلہ کا بیان ہے کہ روسیوں نے کارپیتھین کے جنگلوں میں اور گورگاہ ٹروٹس کے دونوں جانب پر سختی کے ساتھ حملے کرنا شروع کر دیے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوئے کمنن کی تعاقب کرنے والی فوج کا چند مقامات پر سختی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا۔

اس مراسلہ میں یہ بھی درج ہے کہ ایسی سخت بارش ہوئی ہے کہ زمین اس سے خراب ہو گئی ہے۔ اور یہ بھی ذکر ہے کہ رومانیوں نے پل برباد کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ جرمن اثرات کو پیدا کرنے والے لوگ رومانیہ میں بڑے زور کے ساتھ مشغول کار ہیں۔ اور رومانوی فوج کی وفاداری میں خلل ڈالنے کی بڑی کوشش کر رہے ہیں اور وعدے کر رہے ہیں کہ جو سپاہی اور افسران جرمنوں کا ساتھ دینگے ان کو زمینیں دی جائیں گی۔ اور یہ اعلان بھی دے رہے ہیں کہ جو سربرآوردہ لوگ دول متحدہ کے حامی ہیں۔ انکی جائیدادیں ضبط کیجائینگی۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ بیلگریڈ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ آسٹروی اور جرمن ویلیٹس میں بڑی سرگرمی کے ساتھ خطوط مدافعت بنانے میں مشغول ہیں اور مناسب مورچے بنا رہے ہیں۔ اور گرجیوو اور ٹرنو کے پاس دریائے ڈینیوب پر کشتیوں کے پل باندھ رہے ہیں۔ اور چودہ برس سے زیادہ عمر کی ساری آبادی کو [illegible] انہوں نے لگایا ہوا ہے۔ رومانوی رجعت خفیف نقصان کیساتھ جاری ہے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ مشرقی افریقہ میں مقیم رائٹر کا خاص نامہ نگار مقیمی مرگورو لکھتا ہے کہ جرمن جنرل واہل جبکہ تبورا سے جنوب مشرق کی جانب رجعت کر رہا تھا تاکہ دشمن کی فوج سے جا ملے تو ایک چھوٹی سی برطانوی پوسٹ جو کپتان ٹامسن کے زیر کمان

ایک بائبل نوٹس

پبلک مدرسوں میں بائبل

جب لوگ ہندوستان کے مشن سکولوں میں بائبل پڑھائے جانے کے خلاف اپنا ایڑی چوٹی تک کا زور لگانے میں تو ہمیں یہ دیکھ کر نہایت ہی افسوس آتا ہے۔ اور دل سے وہی دعا نکلتی ہے جو خداوند مسیح نے صلیب دیئے جانے کے وقت جبکہ لوگ اُس کو صلیب پر لٹکا کر اُس کے ہاتھوں اور پاؤں میں بڑی بڑی کیلیں ٹھونک رہے تھے اُن کے لئے مانگی تھی کہ اے باپ انہیں معاف کر وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمارے مخالفین اس امر سے بخوبی آگاہ ہوتے کہ مشن سکولوں کے ذریعہ سے اور اعلان انجیل کی وساطت سے ہندوستان کی تہذیب اور اخلاق میں کیا تبدیلی آگئی ہے۔ اور کہ کس طرح ہندو مسلمان اُن جانے انجیل کی تعلیم کی پیروی کر اور اُس کے نمونوں پر چل رہے اور اُس سے مستفید ہو رہے ہیں تو یقین ہے کہ وہ اس کی مخالفت کبھی نہ کرتے بلکہ اس کو قبول کر لینے میں ہرگز درنگ نہ کرتے۔ اگرچہ مشن سکولوں کا ایک منشا یہ بھی ہے کہ لوگ مسیح کی طرف رجوع لا کر نجات پائیں۔ تو بھی مشن کالجوں اور مدرسوں کی پڑھائی اور کوششوں اور اُس زر کثیر کے مقابلہ میں جو اُن پر خرچ کیا جاتا ہو اس قدر مسیحی نہیں ہوئے جس قدر ہونے چاہئیں تھے۔ بلکہ اِن ساری باتوں کے مقابلہ میں مشن سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ سے مسیحی شدہ لوگوں کا شمار آٹے میں نمک کی مثال بھی نہیں ہے تو بھی جو بیداری ملک ہند میں انجیل کے ذریعہ سے معرض ظہور میں آئی ہے اور آرہی ہے وہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ امر صرف مشن اسکولوں اور کالجوں کے طلبا اور دیگر انسٹیٹیوشنوں کے طلبا کے اخلاق اور تہذیب سے مقابلہ کرنے سے روز روشن کی طرح ہویدا اور واضح ہو جاتا ہے۔ اور پھر اگر ہندوستان کا مجموعی طور پر ان ممالک سے مقابلہ کیا جائے جہاں انجیل تا حال نہیں پہنچی۔ یا اُس کی تاثیر کو بشدت روکا جاتا ہے۔ تو بائبل کی ضرورت اور اُسکے ازحد مفید ہونے میں کوئی بھی شک باقی نہیں رہتا۔ دور کیوں جاتے ہو۔ ذرا ہندوستان اور کابل ہی کا مقابلہ کر لو یہ نہ سہی لاہور اور امرتسر وغیرہ کا مقابلہ صرف پشاور ہی سے کر لو۔ کیا ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ خود ہندوستان قدیم اور جدید ہی کا بالمقابل معائنہ کرو اور دیکھو کہ کس قدر فرق ہے۔ جہاں انجیل نہیں وہاں خونریزی۔ بے انصافی۔ لوٹ مار۔ ظلم و تشدد کی کوئی حد نہیں۔ جوزف پارکر صاحب فرماتے ہیں کہ کسی قوم کو بائبل دے دو۔ اور وہ قوم بائبل کو اپنے دستور العمل کی کتاب بنالے تو اُس گروہ کی ہر ایک جماعت میں انصاف قائم ہو جائیگا۔ آقا اپنے خادم سے انصاف برتینگے۔ اور خادم اپنے آقا کے ساتھ انصاف سے پیش آئیں گے۔ اور خانہ امن محفوظ رہیگا۔ بائبل تمام حقیقی آزادگی کا چارٹر ہے۔ تمدن کی پیشوا ہے۔ انجمنوں اور سلطنتوں کی صورت گر۔ قانون کی مرتب کنندہ۔ قومی ترقی کا راز۔ تاریخ کی رہنما۔ علم ادب کا زیور اور سرچشمہ ہے سائنس کا رفیق۔ فلسفہ کی جان۔ اخلاق کی ٹیکسٹ بک۔ اور عبادت کا نور ہے۔ بائبل سچائی کا وہ مجموعہ ہے جو خدا نے الہام سے بنی نوع انسان کو عطا فرمایا۔ پس ظاہر ہے کہ بائبل ایسی ضروری کتاب ہے کہ اس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ نہ روحانی طور پر نہ جسمانی طور پر۔ ہر شخص کو لازم ہے اس کی تعلیمات کا شنوا ہو۔ اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق سنوارے۔ اس کی تعلیمات کی فرمانبرداری سراسر زندگی ہے۔ اور اس سے منحرف ہونا یا بے اعتنائی کرنا روحانی موت ہے۔

ذرا خود بائبل کے الفاظ پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ اپنی ہی بابت کیا فرماتی ہے۔ کلام وہ آئینہ ہے جس میں آدمی اپنا روحانی چہرہ بخوبی دیکھ سکتا ہے (یعقوب ۱: ۲۳ سے ۲۵) اور منہ دھونے کا لگن ہے۔ جس میں آدمی اپنے چہرہ کے بدنما داغوں کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر صاف کر سکتا ہے۔ (افسی ۵: ۲۶) انسان کے پاؤں کے لئے چراغ اور اُس کے رستہ کا نور ہے۔ (زبور ۱۱۹: ۱۰۵) بائبل روحانی اور اخلاقی سالک کا زاد راہ ہے۔ جس میں دودھ۔ شہد۔ روٹی گوشت وغیرہ ہر قسم کی خوراک ہے۔ (عبرانی ۵: ۱۲ سے ۱۴) زبور ۱۹: ۱۰) کھرا سونا اور چوکھا کندن ہے۔ (زبور ۱۹: ۱۰) آگ میں تپایا ہوا سونا دولتمند ہونے کے لئے سفید پوشاک ہے۔ تاکہ کوئی اس کو پہنکر اپنے ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اٹھائے آنکھوں میں لگانے کے لئے سرمہ ہے۔ تاکہ اندھا آدمی بینا ہو جائے۔ (مکاشفہ ۳: ۱۸) اور خدا کا اسلحہ خانہ ہے تاکہ انسان خدا کے سارے ہتھیار باندھ کر ابلیس کے سارے منصوبوں کا خوب مقابلہ کر سکے۔ اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکے (افسی ۶: ۱۱ سے ۱۷)

عالمگیر دعا کا ہفتہ ۱۹۱۷ء کے لئے

ورلڈس ایونجلیکل الائنس کی جانب سے جسکا قیام ۱۸۴۶ء سے ہے عالمگیر دعا کے ہفتہ کے لئے جو ۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء اتوار سے ۶ جنوری ۱۹۱۷ء تک مقرر کیا گیا ہے۔ دعوت دیجاتی ہے۔ اور درخواست کیجاتی ہے کہ اس مقررہ ہفتہ میں تمام مسیحی لیڈران اور کار کنان تمام مسیحیوں کو متحدہ دعا کے لئے فراہم کرنے کا بہت جلد انتظام کریں اور اس کے پروگرام کی توسیع میں جدوجہد کریں۔ اور واعظین سے بھی بڑی سنجیدگی کے ساتھ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۳۱ دسمبر اتوار کے روز مقررہ اور مجوزہ مضمون پر سرمن دیں اور عالمگیر دعا کے ہفتہ میں اپنی اپنی جماعتوں میں دعائیں کریں۔ اور اپنی جماعتوں میں کی میٹنگوں اور ان کے نتایج کی مختصر رپورٹ۔ ورلڈس ایونجلیکل الائنس کے جنرل سکرٹری صاحب کے پاس ۱۹ رسل سکوائر لنڈن ڈبلیو سی انگلینڈ کے پتہ پر روانہ کردیں تاکہ "ایونجلیکل کرسچنڈم" میں شایع کیجاوے۔

عالمگیر اور متحدہ دعا کے مضامین

۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء اتوار۔ متن سرمنوں اور درسوں کے لئے ایک اور سال کا وقفہ" لوقا ۱۳: ۸ و ۹۔ "مسیح کلیسیا کا سر" افسی ۱: ۲۲ و ۲۳۔ "قومی زندگی میں وفاداری کی فتح خیز قوت" ۲: ۴۔ "اکیلا اگر" یوحنا ۱۲: ۳۱ و ۳۲۔ "ہمارے باپ دادوں کا خدا" تواریخ ۲۸: ۹۔ "مسیح کی محبت کی مجبوری" ۲ کرنتھی ۵: ۱۴۔

یکم جنوری ۱۹۱۷ء پیر۔ شکر گذاری اور فروتنی۔ (۱) شکریہ زندہ کلیسیا اور مقدس دوستوں کے لئے۔ دان ور ازلی اور ابدی حقیقت کے لئے یعنی "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا" اور وہ . . . . زندہ ہے اور مر گیا تھا۔ قربانی کی روح کے لئے جو انسانی زندگی کو صاف کرتی ہے کلیسیا کے اندر روحانی خیال اور زندگی کے عمیق ہونے کے لئے۔

(۲) فروتنی "روح القدس کی رفاقت" میں زندگی بسر کرنے میں ہمارے قاصر رہنے کے سبب سے دنیاوی مزاج اور کلیسیا میں باہمی رفع داو کے لئے۔ خداوند کے دن کی بے قدری کرنے اُس کے مقدس سے غفلت کرنے۔ خدا کے کلام سے نفرت کرنے اور خانہ انی دینداری کو پامال کرنے کے سبب سے

"تلاوت کلام۔ زبور ۱۰۳: ۱ سے ۵۔ رومی ۸: ۳۱ سے ۳۹۔ زبور ۱۵۔ مکاشفہ ۱۳: ۱۴ سے ۳۲

۲ جنوری ۱۹۱۷ء بروز منگل۔ عالمگیر کلیسیا یعنی "ایک ہی بدن" جس کا سر مسیح ہے۔

ریاضت۔ ایسی پُر وفا اور متحدہ شہادت دینے میں جس سے کلیسیائی تاثیر جو عام مسیحی قوموں میں زیادہ گہرے طور پر محسوس ہوتی تھی۔ اُس میں کلیسیا کی ناکامی کے لئے ریاضت اور

دعا۔ روح القدس کی حضوری اور قدرت کے ایسے احساس کے لئے جسکا نتیجہ بیداری ہو۔ تمام دنیا کی ہر ایک گروہ میں کلیسیا کے پاک کئے جانے کے لئے متفرق کاموں کے درمیان اتحاد کی روح کی ترقی کے لئے اور اُس محبت کے لئے جو تمام بنی آدم کو محصور کرتی ہے۔

تلاوت کلام۔ یسعیاہ ۴۴: ۱ سے ۵ یوحنا ۲۰: ۱۹ سے ۲۳۔ اعمال ۲: ۱ سے ۴۔ ۱ کرنتھی ۱۲: ۴ سے ۴۔

۳ جنوری ۱۹۱۷ء بدھ۔ قوموں اور اُن کے حکمرانوں کے لئے۔

دعا۔ محبت کی اعلےٰ شریعت کی عالمگیر پہچان کے لئے۔ قوموں کے درمیان اخوت کی ترقی اور انکشاف کے لئے۔ تاکہ قومیت کی بڑھتی ہوئی طبیعت میں مسیحی اعلیٰ تصورات (آئیڈئیلس) ہدایت کریں۔ تاکہ راستبازی۔ باہمی خوش فہمی اور برداشت جاری اور دوامی امن قایم ہو جائے۔ تاکہ معاملہ فہم اور ایمان اور روح القدس سے بھرے ہوئے لوگ قوموں پر حکمرانی کریں۔

"تلاوت کلام ۴۲ و ۱۰۱ زبور۔ افسیوں ۲: ۱ سے ۸۔ ۱ پطرس ۲: ۱۳ سے ۲۵۔

۴ جنوری ۱۹۱۷ء جمعرات۔ مسلمانوں اور بت پرستوں کے درمیان جو مشنیں کام کرتی ہیں اُنکے لئے دعا۔ تاکہ کلیسیا بنی نوع انسان کو انجیل پوری پوری طرح پہونچا دے۔ تاکہ جھوٹی تعلیمات اور خیالات کے ساتھ باہمی رفع داو کی نظر سے مشنری لوگ انجیلی تعلیم کو زیر نہ کر لیں۔ تاکہ مسلمانوں کے سامنے مسیح کو بڑی ہنرمندی دیانتداری اور بے خوفی کے ساتھ پیش کریں۔ تاکہ ہندوستان کی اس سوزش۔ افریقہ کے نسلی مسایل اور چین اور جاپان کے مادیت کی جانب میلانوں کے ساتھ سلوک اور معاملہ کرنے میں دانائی عطا کیجاوے

تلاوت کلام۔ دوسرا زبور۔ لوقا ۴: ۱۴ سے ۴۴ رومی ۱۶: ۵ سے ۲۷۔

۵ جنوری ۱۹۱۷ء جمعہ۔ خاندانوں۔ مدرسوں۔ کالجوں اور جوانوں کے لئے دعا۔ تاکہ خاندانی مذہب زیادہ ہو جائیں اور والدین پر بچوں کے ساتھ اور خلوت میں دعا کرنے میں اثر ڈالا جائے۔ تاکہ تمام تعلیم میں مذہب کا اول درجہ ہو۔ تاکہ مدرسین علم۔ اخلاقی قوت اور روحانی قدرت کے ساتھ تعلیم دینے کے





قابل ہو جائیں۔ تاکہ جوان لوگ مسیح کے پاس لائے جائیں۔ اور پوری خصوصیت کے ساتھ نجات کی خوشی کا تجربہ حاصل کریں تاکہ کالجوں اور مدرسوں میں جو تحریکات ہو رہی ہیں وہ زیادہ وسیع اور عمیق ہو جائیں۔

"تلاوت کلام ۱ سلاطین ۳: ۵ سے ۱۵
۲ تیمتھیس ۳: ۱۴ سے ۱۷ متی ۱۹: ۱۳ سے ۱۵

۶ جنوری ۱۹۱۷ء سنیچر۔ ہوم لینڈس
پڑاؤ اور یہودیوں کے درمیان مشنیں۔

دعا۔ تاکہ جس حال کہ مسیحیوں کے پڑوسیوں کے درمیان اپنا کام کر رہی ہے۔ وہ عیسائی (مسیحی) اُس سے غافل نہ رہیں۔ تاکہ ایک ایسا مطلع پیدا ہو جائے جس سے تمام بنی آدم بدپرہیزی اور شہوت پرستی قماربازی۔ اور خود غرضی عیش و عشرت اور غرور سے شرمندہ ہوں۔ تاکہ خاندان دین اور دیگر کارندے منفرد اشخاص کے مسیحی ہونے میں زیادہ مصمم ارادہ کریں۔ تاکہ مسیحی لوگ اس قرض کو یاد رکھیں جو وہ یہودیوں کا اپنے اوپر رکھتے ہیں اور مسیح کی خاطر وہ اُن کو قریب لانے کی کوشش کریں۔

تلاوت کلام زبور ۲ لوقا ۱۰: ۲۵ سے ۳۷
رومی ۱۱: ۱۳ سے ۲۴۔

پادری جان فورمن صاحب لودیانہ میں

۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں ہم نے اطلاع دی تھی کہ بشارتی معرکہ کے متعلق یو پی کے پادری جان فورمن صاحب دورہ کر رہے ہیں اور ۱۱ دسمبر کو لودیانہ میں تشریف لاوینگے۔ وہ ۱۲ تاریخ کو یہاں بخیریت تمام وارد ہوئے۔ ہر روز آپ یہاں تین میٹنگیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک میٹنگ صبح کے وقت سی بی بی سکول کے طلبا کے درمیان ۱۲ بجے کی میٹنگ۔ استادوں کے لئے ۴ بجے جنرل میٹنگ جس میں شہر احاطہ اور مدرسہ اور میڈیکل سکول کے تمام لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ رات کے وقت میڈیکل سکول میں وہاں کی متعلمات اور اساتذہ کے لئے خاص میٹنگ قرار ہوتی ہے۔ پادری صاحب کے وعظ جو وہ انجیل مرقس کی تیاری کے لئے دیا کرتے ہیں۔ نہایت معقول۔ دلربا اور مفید ہیں جو جوش دلانے والے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ کے کام پر جو وہ اس سرگرمی اور جانکاہی سے کر رہے ہیں خدا کی برکت ضرور ہوگی۔ آپ سادہ اُردو میں کلام کرتے ہیں۔ اور ایسی صفائی سے بیان کرتے ہیں کہ ہر کہ ومہ کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ آپ عمق قلب سے بولتے ہیں۔ اور طرہ یہ کہ کلام کو تجربہ سے ثابت کرتے ہیں۔ ایسا کہ کسی کو سر تسلیم خم کرنے سے اغماض نہیں ہو سکتا۔ ہماری دعا خدا سے یہ ہے کہ آپ کے اس کام پر اس کی برکت نازل ہو۔ اور اُس کار عظیم کے لئے جس پر ساری پرسبٹیرین کلیسیا کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالے کے فضل و کرم سے پوری تیاری ہو جائے۔

مسٹر ٹھمر جے پور سے لکھتے ہیں

پادری آر۔ ایم۔ واعظ صاحب غور فرماویں۔ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۰ اکتوبر میں رواں کا مطالعہ کرتے وقت جناب مسٹر واعظ کے مضمون بعنوان سیالکوٹ کنونشن صفحہ ۱ سطر ۲۹ ویں میں لکھا ہوا دیکھا "اب ہم مغربی مسیح کو نہیں مان سکتے" پیارے بزرگ مسٹر واعظ بہت عرصہ تک جناب کے اس جملے کے سمجھنے کی کوشش کی۔ لیکن میرے خیال ناقص میں اس وقت تک نہیں آیا۔ کہ یہ کیا راز سربستہ ہے۔ میں جہاں تک خیال کرتا ہوں۔ اس کو محض کہنا تو مناسب نہیں سمجھتا۔ لیکن امید کرتا ہوں کہ آپ خود ہی بنظر انصاف داد دینگے۔ تو اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جس فقرہ کے کچھ معنی نہ ہوں اُس کو کیا کہنا چاہیے۔ مسیح بے تشریح مشرق و مغرب اس وقت تک سننے میں نہیں آیا۔ شاید کشف و الہام کے ذریعہ سے آپ کو یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچی ہو۔ مگر تا وقتیکہ آپ اپنی قوت قلبی اور جذبات کاملہ کے ذریعہ سے دنیا کے رہنے والوں کو نہ سنا دیں۔ اس پر کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس فقرہ کا جو ضمن عبارت میں آپ نے درج کیا ہے۔ کسی کے دل پر اثر پڑ سکتا ہے۔ بلکہ ایک نئی بات اور وہ بھی مذہب سے متعلق سننے کر خیالات کے پراگندہ ہونے کا احتمال رکھتا ہے۔ لہذا بصد ادب التماس ہے کہ کسی پرچہ آئندہ میں اس کی تشریح فرمائی جاوے تو ہم جیسے کج فہموں کو تسکین اور آپ کو باعث اجر عظیم ہوگا۔

یہ ہے عبارت جو ہمارے معزز نامہ نگار نے تحریر فرمائی ہے۔ اور جناب پادری واعظ صاحب سے تشریح کی درخواست کی ہے۔ امید ہے کہ پادری صاحب شائد ایسا انجاب بالضرور توجہ فرمائیں گے اور سائل کی تسلی کر دینگے۔

ہندوستانی علم موسیقی پر ایک عالمانہ بحث

مسٹر کے۔ ایل۔ رلیا رام صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور کے نام نامی سے ہمارے ناظرین اکثر واقف ہونگے آپ ہندوستانی راگ ودیا اور ہندوستانی

باجے بجانے میں ماہر اور استاد کامل ہیں۔ جس نے ایک مرتبہ بھی اُن کا راگ سُنا وہ اُن کا شیدائی اور مداح ہوگیا۔ انھوں نے ہفتہ گذشتہ گذرا کے لاہور ... وائی ایم سی اے کے گذشتہ جلسہ میں ہندوستانی راگ ودیا یا علم موسیقی پر بڑا زبردست اور عالمانہ لکچر دیا۔ اور ہندوستانی راگ ودیا کی پوری عظمت نہ صرف لکچر ہی سے بلکہ خود موقعہ پر گاکر ظاہر کی۔ ہندوستانی مسیحی جماعت کو اُن پر فخر ہے۔ کاش کہ ماسٹر صاحب ہندوستانی نوجوان مسیحیوں کے لئے ہندوستانی راگ ودیا کی ایک منڈل تیار کریں اور اُن کو اس ضروری اور مفید علم میں باقاعدہ تعلیم دے کر مشرقی ڈھنگ پر جیسا کہ آجکل دیسی اور بدیسی مسیحیوں میں ضرورت اور سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ انجیل کی بشارت کے کام میں اُس لازمی اور مفید عنصر کو داخل کر دیں جس سے یہ منشا ہندوستانی مسیحیوں کا بہت جلد پورا ہونے کی بڑی توقع اور امید ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ اے پی مشن اس اہم کام کو بہت جلد اپنے ہاتھوں میں لے اور ہر ایک سٹیشن سے ایک ایک یا دو دو لائق کارندے چن کر ماسٹر صاحب کی خدمت میں مناسب عرصہ کے لئے تمام ضروری انتظام کے ساتھ بھیج دیں۔ بالخصوص گرمیوں کے دنوں میں جبکہ مدرسوں میں بھی تعطیل ہوتی ہے۔ اور مشن کے کارندے بھی فصل کی کٹائی کے سبب سے قدرے فارغ از کار ہوتے ہیں۔ اس قسم کی ایک جماعت کم از کم ۵ ماہ کے لئے لاہور میں یا جہاں مناسب معلوم ہو کھول دیا کریں۔ تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔ امید ہے کہ اگر وہ اس کام میں ابتدا کریں تو دوسری کلیسیا والے بھی ضرور شریک ہونگے۔ اور یوں ایک خاص صیغہ مشن میں کُھل جائیگا۔

جو کسی طرح سے بھی غیر شایستہ ثابت نہ ہوگا۔

لاہور کے دو پرچوں سے طلب ضمانت

گذشتہ ایام جو آریہ گزٹ لاہور اور وید سماچار جہلم جیون تت کے درمیان مذہبی چھیڑ چھاڑ کا بازار گرم ہوا تھا آخر اُس کا نتیجہ کُھل آیا کہ مطابق بیان اخبار عام لاہور ان ہر دو مطبعوں سے گورنمنٹ عالیہ نے دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب فرمائی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایسی نازک حالت میں بھی بعض اخبارات مذہبی جنگ چھیڑنے سے نہیں ڈرتے۔ جب ہمارے سامنے اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں تو پھر کیوں ایسا کرنے کی جرأت کیجاتی ہے۔ پیارے ہمعصران ذرا پھونک پھونک کر پاؤں دھرو۔

لاہور میں ایک نوجوان سکھ گریجویٹ مسلمان ہوگیا

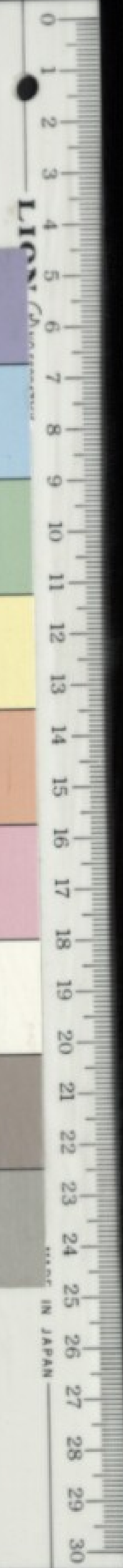
معزز ہمعصر اخبار عام راوی ہے کہ بھائی سنت سنگھ بی۔ اے جو آجکل گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم۔ اے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مسلمان ہوگئے۔ اُن کا مسلمانی نام **محبوب الٰہی** رکھا گیا ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ انھوں نے اپنے سکھ مذہب سے بڑھکر محمدی مذہب میں کیا خوبی دیکھی جو کلمہ پڑھ لیا۔ محمدی مذہب کی نسبت اگر وہ سکھ ہی رہتے تو اچھا تھا۔ اس تبدیلی مذہب میں ضرور کوئی راز مخفی ہوگا۔ توقع ہے کہ اگر لاہور کے سکھ بھائی اس امر کی تحقیقات کریں تو اصلی راز ضرور منکشف ہوگا۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار پیدا کیجئے۔

یونان کی مخدوش حالت

یونان کی حالت اس وقت بہت غیر معین ہے۔ جو تاریں موصول ہوتی ہیں۔ وہ اکثر ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں۔ جن سے صحیح پتہ نہیں چلتا۔ لندن ۹ دسمبر۔ کانیہ کی خبر ہے کہ کل آبادی کی ایک میٹنگ نے تجویز پاس کی ہے کہ شاہ کانسٹنٹین کو تخت سے اتار دیا جائے۔ اور اُس کو غدار قوم سمجھ کر اُس پر لعنت بھیجی گئی۔ جو یونانی فوج اس وقت حاضر تھی اُس نے اپنے ہتھیار توڑ پھینکے۔ ۱۰ دسمبر۔ لندن کی خبر ہے۔ کہ سرکاری تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فوجیں اتھینز میں امڈی چلی آرہی ہیں۔ اور اب ان کا شمار ۲۰ ہزار ہوگیا ہے۔ دول متحدہ کے وزراء نے اس فراہمی فوج کی وجہ جب دریافت کی تو ایم لمبروس نے جواب دیا کہ گورنمنٹ کے احکام کے باوجود یہ فوجیں آرہی ہیں۔ ٹائمس نیوز نامے اخبار کو ایک تار پیراوس سے موصول ہوا ہے کہ شاہ کانسٹنٹین نے ایک سفیر کو آگاہ کیا ہے کہ اگر دول متحدہ سفارتی تعلقات کو قطع کرینگے۔ تو وہ جرمنوں سے ملجائیگا۔ ۱۱ تاریخ کی خبر لندن سے یہ ہے کہ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جو مطالبات دول متحدہ نے یونان سے کئے ہیں۔ اُن میں اغلباً یہ باتیں بھی ہونگی۔ کہ فوج مطلقاً متحرک نہ کیجائے۔ ڈاکخانوں اور تارگھروں اور ریلوں پر دول متحدہ کا اختیار از سر نو بحال کر دیا جائے اور ویزیلس کے قید شدہ حامیان کو رہا کر دیا جائے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ سر مارک سائکس معاملات خارجیہ کے انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہونگے۔



مراسلے

اسیسی کا سینٹ فرانسس

(در بقیہ گذشتہ سے پیوستہ)

اور جفاکشی بہت طویل اور مشکل ہوگا۔ اس نے جو ایسے آرام سے اپنے باپ کے گھر رہتا تھا خدا کی خدمت میں بہت سے بوجھ اٹھاتے ہوئے اپنے ہی کاندھوں پر پتھر اٹھائے۔ اپنے ہی ہاتھوں سے اس نے دیواریں بنائیں۔ وہ محنت اور جفاکشی کرتا تھا۔ وہ خوش ہوتا اور دعا کرتا تھا اور اپنے مستعد لیکن تھکے ہوئے بدن کی جس کو وہ پرلطف مذاق سے بھائی گدھا کہا کرتا تھا کبھی پرواہ نہ کرتا تھا۔ لیکن مابعد اس نے کئی دفعہ اس بات کا اقرار کیا کہ میں نے بیچارے غریب بدن پر جس کو میں نے مغلوب کر لیا ہے بہت سختی کی ہے۔ بھائی گدھے کو ان ایام میں بہت برداشت کرنا پڑتی تھی۔ نہ صرف غیر معمولی محنت اور مشکل سفر کی بلکہ دعا اور روزوں کی طوالت کی بھی جن کو قائم رکھنے کے لئے اس میں تھوڑی طاقت تھی۔ تو بھی اس کے علاوہ وہ بہادری سے اپنا کام روحانی زندگی کی مدد سے کرتا رہا۔

سینٹ ڈیمیان کے پادری نے یہ سوچ کر کہ وہ کام جو فرانسس نے اپنے ذمہ لیا ہے اس کی طاقت سے باہر ہے۔ کوشش کی کہ اس کے لئے غیر معمولی خوراک بہم پہنچاوے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فرانسس اب تک نازونعم میں پلتا رہا ہے لیکن جب فرانسس نے یہ جان لیا۔ اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ کیا مجھے ہمیشہ ایسا پادری ملے گا جو ایسی چیزیں میرے لئے مہیا کرے؟ یہ غریب آدمی کی زندگی نہیں ہے۔ جسے میں نے چاہا ہے کہ چاہئے اب جیسا ایک غریب اپنے ہاتھ میں فقیر کا پیالہ لئے دربدر گھومتا ہے۔ اسی طرح سے مجھے اپنی آزادانہ مرضی سے اس کی محبت کے لئے کرنا چاہئے جو غریب پیدا ہوا اور اس دنیا میں ناداری کی زندگی بسر کی اور صلیب پر ننگا اور غریب رہا اور دوسرے کی قبر میں مدفون ہوا۔" اس لئے اس نے ایک برتن لیا اور شہر میں آیا اور گھر گھر بھیک مانگتا پھرا۔ اور بہتوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ وہ متبدل ہو کر اپنی نظر میں کیسا حقیر ہو گیا ہے۔ جب مختلف قسم کے کھانے اس کے پیالے میں ڈالے گئے اور اس نے ان طرح طرح کے ٹوٹے ٹکڑوں کے کھانے کی کوشش کی تو پہلے پہل وہ جھجک گیا۔ لیکن آخرکار اپنے پر غالب آکر وہ کھانے لگا اور اسے ایسا معلوم ہوا کہ اس نے ایسی مزے دار چیز کبھی نہ کھائی تھی۔ اس وقت سے اس کا دل ایسا خوش ہوا کہ اس کا جسم گو کہ بہت کمزور اور تکلیف زدہ تھا۔ خداوند کے واسطے تمام سختت اور تلخ نازیں خوشی سے برداشت کرنے کے لئے مضبوط ہو گیا۔ پس اس نے پادری کو حکم دیا کہ اب سے میرے لئے خوراک مہیا نہ کرے۔ اب اس کا باپ برناڈون اپنے بیٹے کو ایسی مفلسی میں دیکھ کر شرم اور غصہ سے بھر گیا اور جب کبھی وہ اس سے ملتا تھا وہ اس پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ برسا دیتا تھا۔

یہ فرانسس کے لئے ایسے بڑے افسوس کی بات تھی۔ کہ اس نے ایک غریب آدمی اپنے پاس بلایا۔ اور کہا میرے ساتھ آ اور میں تجھے اس خیرات میں سے دونگا جو مجھے ملے گی۔ جب تو میرے باپ کو مجھ پر لعنت کرتے دیکھے تو میں تجھے کہونگا۔ میرے باپ مجھے برکت دیجئے۔ تو تو مجھ پر صلیب کا نشان بنا۔ اور اس کے رایب سے کے عوض مجھے برکت دینا۔ جب وہ سینٹ ڈیمیان کے متعلق محنت سے کام کر رہا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ گرجے کا لیمپ متواتر جلنا چاہئے۔ وہ شہر تیل خریدنے جایا کرتا تھا اور ایک دفعہ (باقی آئندہ)

شہدائے صلیب

شہدائے آرام و راحت۔ شہدائے مال و دولت۔ شہدائے حسن و عزت تو دنیا میں سنا ہی کرتے تھے مگر شہدائے صلیب دنیا کے ساتھ کیسا نرالا اور عجیب نام ہے۔ دکھوں اور مصیبتوں کا شیدا۔ صلیب کا نام ہی جان کنی کا دکھ یاد دلاتا ہے۔ کون صلیب کو چاہتا ہے۔ دنیا کے واسطے تو سچ مچ دیوانگی اور پاگل پن ہے۔ مگر جو خدا کا عاشق ہے جو مسیح کا شیدا ہے وہ صلیب ہی کے زینے پر چڑھتا ہے وہ صلیب ہی کو معراج سما سمجھتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے اور اس کا یہ مقولہ ہے کہ دنیا میرے واسطے مصلوب ہوئی۔ اور میں دنیا کے واسطے صلیب پر چڑھ گیا۔ سچ مچ الحق آسمانی بام کا زینہ صلیب ہی ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ میں ہر روز مرتا ہوں۔ اس کی زندہ مثال ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ جو باتیں کتابوں میں پڑھتے تھے۔ شہیدوں کے حال میں جن کا تذکرہ سنتے تھے آج اپنی آنکھوں نے دیکھ لیا۔ عشق بری بلا ہے

عشق آں شعلہ است کو چوں برفروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

عشق ایک شے ہے جو سوائے معشوق کے سب کچھ جلا دیتی ہے۔ یہی شہدا کی باتیں صرف سنا ہی کرتے تھے۔ مگر آہ یہ شہید نہیں دیکھے۔ اب اس زمانہ میں بھی ایسے عاشق المسیح شیدائے صلیب موجود ہیں جو ہر وقت صلیب پر چڑھتے رہتے ہیں۔

بھلا ہو سوامی سندر سنگھ جی مہاراج کا جنہوں نے اپنی زندگی سے اور گمنام شہیدوں کے حال سے ہمارے ایمان کو تازہ کر دیا اور ہمارے عشق کی آگ کو سلگا دیا۔ شیدائے صلیب وہ قطرہ بے بہا ہے جو عزیز فرزند اللہ زبیر نے کلیسیا دلہن المسیح کو پہنا کر اُن کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ یہ کون ہے جو صبح کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ جو چاند کی مانند حسینہ اور سورج کی مانند جمیلہ ہے۔ اور جھنڈے والی فوج کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ غزل الغزلات ۶: ۱۰۔ پیارے زبیر خدا آپ کو عمر کی درازی بخشے آپ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ ہم آپ کو سوائے دعائے خیر کے کچھ نہیں دے سکتے۔ اس کا اجر خدا سے ملیگا۔ پیارے سوامی سندر سنگھ کے حالات لکھ کر آپ نے ہم کو زیر بار کر دیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

ناظرین یہ وہ حالات ہیں کہ شہیدان کارتھیج کا زمانہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ کیونکہ وہ ایماندار شیروں سے لڑتے اور آگ میں جلتے۔ کتوں سے پھڑوائے جاتے اور اُف تک نہ کرتے۔ نیپال کے رئیس زادہ کرتا سنگھ کی شہادت اور لالہ کے منشی کی شہیدانہ بلکہ معجزانہ زندگی جس کو آپ نے سوامی جی کی زبانی تحریر کیا ہے۔ کیا کوئی ماں جایا بغیر آنسو بہائے اس کو پڑھ سکتا ہے۔ خود سوامی جی کی زندگی کے حالات ایسے نادر اور عجیب ہیں۔ کہ جن کی مثال فی زمانہ جبکہ بے ایمانی اور شک کا زور ہے۔ اور سائنس دنیا کا خدا ہو رہا ہے۔ ملنی ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ سوامی جی کی زندگی ایک معجزانہ زندگی ہے۔ سوامی جی نے ان معجزوں کو زندہ ثابت کر دیا ہے۔ جن پر بہوتیرے اعتراض ہوتے تھے۔ جو مرقس کی انجیل میں مرقوم ہیں۔ خداوند نے فرمایا کہ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے اُنہیں کچھ ضرر نہ پہنچیگا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو چنگے ہو جائیں گے۔ یہ سب باتیں آج ہم سوامی جی میں دیکھ رہے ہیں۔ سانپوں سے انہیں خوف نہیں سانپ اُن کے ساتھ سوتے ہیں چیتے اور شیر اُن کو ضرر نہیں پہنچاتے بلکہ انہیں سردی میں گرم کرتے ہیں۔ زہر کی تاثیر اُن پر اثر نہیں کرتی۔ کون کہتا ہے۔ کہ معجزوں کا زمانہ جاتا رہا۔ ہاں یہ کہو کہ ایمان کا زمانہ جاتا رہا۔ ایمان کہاں ہے۔ شب۔ اے صلیب کہاں ہیں آج کلیسیا دولت اور فیشن پر مر رہی ہے۔ اور سائنس کی دلدادہ ہے۔ صلیب سے بھاگتی ہے۔ تو یہ روحانی برکات کہاں سے پاوے۔ خدا اپنی برکتیں اور معجزات تماشا دکھانے کو نہیں دیتا۔ یہ انہی کو حاصل ہوتی ہیں۔ جو شیدائے صلیب ہوں۔ اور روحوں کی بہتری اور اجلال خداوندی کے کام میں لاویں۔ لوگ تماشا کرنا چاہتے ہیں۔ اپنا نام چاہتے ہیں۔ ایک صاحب نے بھی چار دن اپنی کھیل دکھائی کتاب چھاپ لیں ہائے وہ باتیں کہاں ہیں۔ جب انسان خدا کی برکتوں کو اپنے جلال کے واسطے خرچ کرتا ہے۔ تو یہ برکتیں چھین لیجاتی ہیں۔

شیدائے صلیب میں سوامی سندر سنگھ کے دوروں کا مختصر تھوڑا سا حال لکھا ہے۔ وہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے زبیر نے کس طرح اُن سے ان باتوں کو حاصل کیا۔ میں نے تو بہت منت سماجت بھی کی۔ اور لوگوں نے بھی عرض کی۔ کہ اپنے دورے کے حالات کلیسیا کو سنا دیں۔ مگر انہوں نے نہیں مانا۔ پیارے زبیر کی یہ کارروائی بھی معجزے سے خالی نہیں۔ یہ رسالہ میرے سامنے ہے۔ اور اب میں روزانہ عبادت میں کلیسیا کو سناتا ہوں زخمی دل روز دو چار آنسو بہا جاتے ہیں اور اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ اور خداوند کی قدرتوں کے قایل ہو کر ایمان کی مضبوطی پاتے ہیں۔

اس میں کچھ تفصیل کے ساتھ کیلاش پربت کے مسیحی مہارشی کی اس گفتگو کا بیان ہے جو سوامی جی اور مہارشی کے ساتھ ہوئی۔ جو روحوں کی ملاقات عالم ارواح کی نسبت مہارشی نے بیان فرمائی ہیں شاید بہت لوگوں کے واسطے وہ عجیب اور ناممکن معلوم ہوں۔ مگر میرے واسطے تو اُن میں کوئی بھی عجیب اور ناممکن بات نہیں کیونکہ میں خود ان باتوں کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ اور وہ تجربات اتنے ہیں کہ شیدائے صلیب سے بھی دگنی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مگر ان سے کیا فایدہ۔ جن لوگوں کو ان کا تجربہ نہیں جو روحانیات میں طفل مکتب ہیں۔ وہ ان باتوں کو نہ سمجھ سکتے ہیں نہ یقین کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں یونہیں حاصل نہیں ہوتیں۔ جب تک مقدسوں کی رفاقت نہ حاصل ہو۔ اور ان کو حاصل کرنے کے واسطے کچھ روحانی محنت درکار ہے۔ اور جو محنت کا وقت ہے۔ وہ اب تو چار ابرو کی صفائی میں خرچ ہو جاتا ہے۔ مجھے اپنا فخر کسی طرح منظور نہیں میں ایک نالائق ناچیز سا خادم ہوں میں جانتا ہوں اور میرا تجربہ ہے۔ کہ بزرگ مرحوم ہماری مصیبت کے وقت ہماری مدد کو خدا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ بارہا اُن سے ملاقات ہو جاتی ہے کبھی سامنے آ جاتے ہیں کبھی پوشیدہ رہتے ہیں۔ چنانچہ میں صرف ایک روئیت کا بیان کرتا ہوں کچھ عرصہ ہوا کہ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا۔ اس گناہ کو سوائے خدا اور میرے کوئی نہ جانتا تھا۔ جب مجھ سے گناہ ہو گیا تو میں سخت نادم اور شرمندہ ہوا۔ اور بہت لاچار ہو گیا۔ خدا کا پاک نام نہ میرے دل میں

رہا۔ نہ زبان پر۔ دو دن تک کھانا پینا چھوٹ گیا۔ حیران و پریشان دعا تک نہ مانگ سکا۔ ایسی مایوسی کی حالت میں میں نے موت کو زندگی پر ترجیح دی اور مرنے پر کمر باندھ لی۔ خودکشی کا ارادہ کیا۔ رات کے پچھلے پہر مرنے کے واسطے چپکے گھر سے نکل گیا۔ کیونکہ زندگی مجھ پر وبال ہو رہی تھی۔ میں ریل کی سڑک پر چلا گیا کہ ابھی ریل آوے گی تو میں اس کے نیچے پڑ جاؤنگا اور اس مصیبت سے چھوٹ جاؤنگا۔ ریل کے آنے میں کوئی پانچ منٹ باقی تھے۔ کہ میں سڑک پر پھر رہا تھا۔ اچانک میرے سامنے میرے والد مرحوم آ گئے میں کھڑا ہو گیا۔ وہ فرمانے لگے کہ بیٹا مایوس مت ہو اُس کا فضل تیرے واسطے کافی ہے۔ وہ تو یہ کہہ کے غائب ہو گئے۔ اسی وقت میرا ایمان زندہ ہو گیا۔ دلیں نوچکا۔ گناہ کا بوجھ دور ہوا۔ خدا کی حمد و تعریف کرتا۔ اور قدوس نام کے نعرے مارتا گھر کو واپس آیا۔

سائنس والے کہیں گے کہ یہ ایک وہم و خیال تھا۔ کہیں۔ مگر میرا ذاتی تجربہ ہے۔ اس کو میرے دل سے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ ایسے واقعات ہزاروں ہیں۔ ایماندار روحوں سے رفاقت رکھتے ہیں۔ مقدسوں کی رفاقت یہی ہے۔ اس مہرشی جیسا ایک بزرگ مصر میں موجود ہے۔ جس کا ذکر مجھ سے مسٹر سپنل صاحب نے کیا تھا۔ میرا مضمون طول ہوا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑ دیتا ہوں ضرورت ہوئی تو پھر کسی وقت اس کا بیان کرونگا۔ یہ ناممکن باتیں نہیں۔ اے مسیحی ناظرین آپ حسن کی چاہ پروا نہیں ہیں مگر ان باتوں کو حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ جنگلوں میں چلے جاویں۔ رات رات وہاں کاٹیں۔ دھیان اور مراقبہ میں بیٹھیں۔ بزرگان مرحوم اور فرشتگان آپ کے پاس آوینگے۔ اور شیطان بھی بھاگ جائیگا۔ یہ روحانی تجربات ہیں۔

اب میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ اگر کسی میں ہمت و حوصلہ ہے تو آئندہ مارچ اپریل کو سوامی جی کے ساتھ جا کر مہارشی کا دیدار کر آوے۔ ورنہ زبان بند رکھے بغیر تجربہ کئے آپ کا کیا حق ہے کہ سوامی کے بیان کو غلط کہیں۔

کتاب **تمثیل اسرار صلیب** ایسی عمدہ چھپی ہے گویا موتی پرو دیئے ہیں۔ باوجودیکہ کاغذ نایاب۔ مصالح مہنگا۔ مزدوری گراں۔ تاہم منشی غلام قادر صاحب کی مہربانی سے یہ رسالہ نہایت عمدہ چھپا ہے۔ محنت مضمون چھپائی کے سامنے ذرا بھی گراں نہیں سچ پوچھو تو پانچ چھ آنے کچھ بھی نہیں۔ جس صاحب کو ضرورت ہووے لیں تو کہتا ہوں کہ ہر ایک مسیحی کے ہاتھ میں اس کی ایک ایک جلد ہونی چاہیئے۔ اس پتہ سے منگوالیں۔

منشی غلام قادر صاحب مسیحی پرنٹر گوالمنڈی

قیمت ۵ ر اور ۶ ر ہر دو قسم۔

آپ کا خادم۔ واعظ۔

بخدمت ایڈیٹر صاحب نور افشاں لودیانہ

مکرم بندہ تسلیم۔

حسب ذیل سطور نور افشاں کے کسی کرنہ میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میں عہد عتیق و جدید کے متعلق چند اشد ضروری استفسارات دریافت طلب ہوں۔ اس لئے جملہ قسیسان خاک ہند کی خدمت میں دست بستہ التماس ہے کہ کوئی صاحب مجھ سے خط و کتابت کریں اور اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ ممنون ہونگا۔ فقط

خاکسار۔ جی۔ ایچ۔ چودھری ایس۔ پی

راست پور۔ ڈاکخانہ کیس گڑھ۔

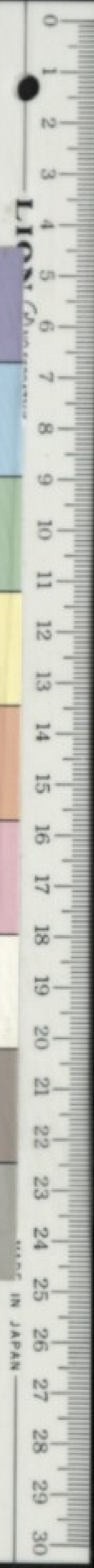
مشن اسکول راولپنڈی

میں

ٹمپرنس میٹنگ

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۶ء کو مشن ہائی اسکول راولپنڈی کے اسکول ہال میں جناب عالی ہیڈ ماسٹر صاحب مسٹر بی سیموایل کی زیر صدارت ایک عالیشان اور متحرک جلسہ منعقد ہوا گو ہمارے والا شان ہیڈ ماسٹر صاحب تو قطعی طور سے اس امر کے پابند ہیں کہ کوئی منشی چیز نہ استعمال کیجاوے اور بڑی خبرداری رکھتے ہیں۔ لیکن تو بھی یہ مناسب سمجھا کہ عام طور پر سارے سٹاف اور طلبا کو طریقہ خاص سے مطلع کیا جاوے۔

یہ جلسہ بروز جمعرات بوقت دس بجے شروع ہوا۔ عالیجناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے پہلے ہی سے نظمیں بنوائی ہوئی تھیں۔ جو کہ خلاف استعمال اشیائے منشی تھیں۔ اور ان کو گانے یا سنانے کے لئے چیدہ لڑکوں کو مقرر کیا ہوا تھا۔ غرضیکہ بڑے شان سے یہ میٹنگ ہوئی۔ کچھ شراب کے برخلاف کرسچن بورڈرس نے گایا۔ پھر کتاب مقدس میں سے بھی اُس کی بابت کچھ پیش کیا۔ ازاں بعد ففتھ ہائی کلاس کے ایک لڑکے نے **مکتب شیطان** جو کہ اشعار میں ایک دلچسپ کہانی ہے۔ پڑھکر سنائی اور یہ بتایا کہ مکتب شیطان میں سب نشے باقاعدہ پڑھے ہیں۔ اور مسٹر شیطان صاحب وہاں کے پرنسپل ہیں بعد ازاں یکے بعد دیگرے تین اور نظمیں نشہ بازی پر گائی گئیں۔ اس جلسہ میں نہ صرف شراب ہی پر زور دیا گیا بلکہ یہ ظاہر کیا گیا کہ حقہ پینا۔ بھنگ کا استعمال اور دیگر منشی اشیا نہ صرف جان ہی



کی بلکہ روح کی بھی جو کہ پروردگار کی نعمت ہے۔ بے بہا اس دشمن ہیں اور جو نوجوان سگرٹ پینے والے کو بعض نصیحت کی گئی وہ تو حد سے باہر ہے۔ سگرٹ کے نقصانات جناب ماسٹر صاحب نے واضح کئے اور تقریباً کتنوں ہی نے وعدہ کیا کہ سگرٹ نوشی سے پرہیز کرینگے۔ اور اس بری عادت کو بالکل عاق بلکہ پلیج پر دستخط کرینگے۔

غرضیکہ آخری باری سکول سپرنٹنڈنٹ صاحب کی آئی۔ صاحب موصوف زبان اردو سے چنداں واقفیت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے انگریزی میں تقریر کرنے لگے۔ انہوں نے جسم کو خدا کی ہیکل بتایا اور فرمایا کہ اس کو سگرٹ اور حقہ کے دھوئیں اور شراب جیسی گندی چیزوں سے پاک رکھیں۔ بعد ازاں چندہ لیا گیا۔ اور لڑکوں نے بڑے شوق سے اس پارٹ کو ادا کیا۔

راقم وانی ایل لیمبرٹ مشن سکول راولپنڈی

سپاہیوں کیلئے تحائف۔

میں نے ایک اخبار سے پڑھا کہ مسز ہیلی جو کہ چیف کمشنر بہادر دہلی کی میم صاحبہ ہیں انہوں نے ایک فنڈ ایسا جاری کر رکھا ہے کہ جس سے میدان جنگ کی برٹش سپاہ کے لئے خصوصاً انڈیا کے بہادروں کے لئے ہر ہفتے کچھ نہ کچھ تحائف بھیجتی رہتی ہیں۔ گلوبند۔ بنیائن۔ موزے۔ دستانے وغیرہ وغیرہ اور وہ فرماتی ہیں کہ میرے علاقہ کے ٹیچر اور سٹوڈنٹ کچھ مل ملا کر رقم چندہ میں روانہ کرتے ہیں اور اس طریقہ سے میں بہت خوش ہوں۔ پس صوبہ پنجاب کے سکولوں اور ٹیچروں اور طالب علموں کو دہلی کا نمونہ سیکھنا چاہئے۔ اور خاصکر یہاں کے سوداگروں اور معززین و رؤسا کے لئے یہ ایک بڑا عمدہ نمونہ ہے۔ ہم لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں ... ہیں کہ ہمارے مہربان حاکم اپنی سپاہ کی خاطر کتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔

اسی طرح گورنر صاحبان مدراس و بمبئی کی میم صاحبات بھی کوشش کر رہی ہیں۔ لیڈی اوڈوائر صاحبہ بھی جیسی فرما رہی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے دوکاندار سوداگر اور معززین ابھی اس طرف سے کسی قدر غافل ہیں۔ آجکل سردی کا موسم ہے اور مذکورہ بالا سامان اپنے سپاہی پاکر کس قدر خوش وخرم ہونگے۔ میدان عراق عرب اور بلقان وفرانس کے لئے خاصکر آجکل موسم برسات و برف ہے۔ وہاں سپاہیوں کو ان اسباب کی از حد ضرورت ہے۔ وطن میں جو آرام آدمی کرتے ہیں وہ میدان جنگ میں کہاں۔ مگر پھر بھی ہماری گورنمنٹ ہر طرح کے سامان آسائش وضروریات ان سپاہیوں کے لئے بھیجتی رہتی ہے۔ اور زخمی سپاہیوں کے لئے تو ہسپتال سرکار نے جو فرانس میں ہیں۔ یا انگلینڈ میں۔ وہاں ان کے لئے ایسے ایسے سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ کہ گھر میں کبھی خواب میں نہ دیکھے ہونگے۔ مگر پھر بھی وطن وطن ہے۔ اور لامحالہ اگر ان سپاہیوں کی امداد کی جاوے تو سرکار کس قدر خوش ہوگی۔ اور سپاہیوں کو کس قدر مزید آرام ملیگا۔ حوصلہ بڑھیگا۔ جوش پیدا ہوگا۔ ہمارے ملک میں آسودہ حال آدمی بھی بہت ہیں۔ اگر وہ کوشش کریں تو مسز ہیلی صاحبہ کے فنڈ میں بڑی ترقی ہو جس سے وہ ایام کرسمس اور نو روز کے لئے اپنی انڈین افواج کو تحائف بھیج سکیں۔ اور یہاں کے لوگوں کو بھی اہل وطن سپاہیوں کے لئے خاصکر میدان جنگ میں ان تحائف کے بھیجنے کے لئے اپیل کیجاتی ہے۔ اہل اخبارات بھی اس قسم کے چندے اپنے ناظرین ...... ناظرین اخبار بذریعہ ایڈیٹر میم صاحبہ مذکور کو بھیج سکتے ہیں

راقم میر کریم الدین برق از مجیٹھا ضلع امرتسر

چند غلطیاں

کل مسٹر ظہیر صاحب کی طرف سے مجھے کتاب شیلا اور صلیب ملی جس کو ... پڑھکر معلوم ہوا کہ اس کی چھپائی میں چند غلطیاں ہوگئیں جیسے بعض شہروں اور شخصوں کے نام میں ادل بدل ہوگیا۔ مثلاً بجائے پٹسبرگ کے پیٹرسبرگ اور صفحہ ۴۳ میں بجائے مسز بوتھ کے مسٹر بوتھ کمبر اور بجائے جنرل بوتھ کے کرنیل بوتھ کمبر چھپ گیا اور صفحہ ۸ سطر ۸ میں کیلاش کے مہرجی کی پہلی ملاقات بجائے ۱۹۱۲ء کے ۱۹۰۹ء لکھی گئی اور بجائے ایلیاہ کے ایلیشع اور صفحہ ۶۴ سطر ۱۳ میں بجائے بیچا سو کم کے سکر لکھا ہے۔ اسی طرح عبارت میں بھی کہیں کہیں کمی بیشی اور غلطی رہ گئیں۔ مثلاً صفحہ ۹، سطر ۱ میں بجائے قیامت اور زندگی کے موت اور زندگی اور صفحہ ۹۹ سطر ۹ میں بجائے چند عرصہ بعد کے چند ہی روز بعد لکھا گیا ہے وغیرہ وغیرہ

ان غلطیوں کی وجوہات ایک تو مصنف صاحب کا جلدی جلدی لکھنا۔ دوسرے کاتب کی جلد بازی۔ اور خاص سبب یہ ہے کہ مصنف تو آگرہ میں ہے اور پروف پڑھنے والے دوسرے صاحب ہیں۔ جو کہ لاہور میں۔ عبارت کا صحیح ہونا ممکن نہیں جب تک کہ پروف وغیرہ اور نظر ثانی خود مصنف ہی نہ کرے۔ سو اب امید ہے کہ مصنف جلد ان کی اصلاح کرینگے تاکہ پڑھنے والوں کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔

فقیر حقیر سندر سنگھ



ضروری دریافت

کمیٹی کی طرف سے عرض ہے کہ فرخ آباد پریسبٹری کے حد کے ایک دیہاتی مسیحی میلے میں **سوامی سند رسنگھ** و نیز سوامی نواب زادہ **سید امیر حسن مرزا صاحبان** کی ضرورت ہے کہ دونوں صاحبان مہربانی سے تشریف لاکر اپنے روحانی تجربات اور تعلیمات سے حاضرین خصوصاً دیہاتی مسیحیوں کو فیضیاب کریں۔ یہ میلہ ۱۰ لغایت ۱۳ فروری کو مقام علی گنج میں فراہم ہوگا جس کسی صاحب کو مذکورہ بالا دونوں صاحبان کا پتہ معلوم ہو۔ یا اگر خود سوامی صاحبان کی نظروں سے یہ اشتہار گذرے تو مہربانی سے بذریعہ نور افشاں یا ذیل کے پتے سے خبر دیکر مشکور و ممنون کیجئے۔

پادری سکھ لال۔ مین پوری یوپی

رسیدات

محمد فریدون صاحب	۱؍۸
پادری جی ولیم	۱؍۸
مس ایل ڈی کرسٹیفن	۱؍۸
پادری جے سری سنگھ	۱؍۸
پادری ٹی ولسن	۱؍۸
مسٹر و مدوم جیت سنگھ	۱؍۸
پادری ڈی جے کھنہ	۱؍۸
مس اودن سنگھ	۱؍۸
مسٹر ڈبلیو ایچ ٹامس	۱؍۸
پادری جی پی گوبوس	۱؍۸

سنہ ۱۹۱۷ء

پادری الیعزر شاہ	۴؍
سی بی ٹی ہائی سکول	۱۲؍
مسٹر الفریڈ بھاؤ	۱؍۸
بابو گوپی چند	۱؍۸
پاسٹر گھنا مل	۱؍۸

ضرورت۔ پشاور کے زنانہ مشن ہسپتال کیلئے ایک زنانہ ڈسپنسر یا اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ معہ نقول سندات ڈاکٹر انچارج زنانہ مشن ہسپتال پشاور کے نام آنی چاہئیں۔

خریداران نور افشان کو مژدہ

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اپنے چندے کے ہمراہ ایک نئے خریدار کا چندہ پیشگی ادا کردے تو اس کو سال بھر کے واسطے اخبار عہ میں ملیگا۔ اگر دو نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرادے تو اخبار عہ میں سال بھر تک ملیگا علیٰ ہذا پانچ نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرانے پر اخبار سال بھر تک مفت نذر ہوگا۔ یہ رعایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء تک منظور رہیگی ہے۔

ایڈیٹر و منیجر نور افشاں
لودیانہ پنجاب

ضرورت { ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک مڈل پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہے جو اردو اور اگر ممکن ہو تو ہندی بھی جانتا ہو۔ سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے بمشاہرہ مبلغ ۳۵ روپیہ ماہواری ہوگی۔ نیز ایک پرائمری ٹیچر کی ضرورت ہے خواہ وہ عورت ہو خواہ مرد تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ ماہوار۔ ایک بابو کی بھی ضرورت ہے جو ٹائپ رائٹنگ کیپنگ۔ اور انگریزی خط و کتابت کرنا جانتا ہو تنخواہ مبلغ ۱۵ ماہوار اور مکان مفت ملیگا۔ پادری جہیل واٹ صاحب ایٹہ یوپی سے معہ نقول سندات درخواست کریں۔

تحقیق الاسلام ۱۲؍

یہ کتاب اہل قرآن کے مقبولات کی سندات کی بنا پر مسیحیت کی مسیحیوں کی مسیحیوں کے عقائد کی صحت و صداقت کی یکطرفہ ڈگری ہے۔ خصوصاً الوہیت مسیح اور باپ بیٹا روح القدس کے واحد خدا ہونے پر قرآنی شہادت کا مجموعہ ہے۔ شائع شدہ حصص

(۱) حقیقت الاسلام ہے۔ قیمت ۲؍ ۲ پائی
(۲) اہل اسلام ہے۔ قیمت ۱؍ محصولڈاک علٰحدہ
(۳) الہ الاسلام زیر طبع ہے قیمت محصولڈاک علٰحدہ ہوگی

ان کے سوا باقی اور دو حصے میں جو بالکل تیار ہیں۔ تحقیق الاسلام میں کمال یہ ہے کہ قرآن کی اور حضرت محمد کی کو جو مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت کی ہر ایک صداقت کے شاہد بنا دیئے گئے ہیں اور ایسے شاہد بنا دیئے گئے ہیں کہ جن کے برخلاف کسی مفتی و مولوی کا منہ خلاف گوئی کھل نہیں سکتا ہے۔ ہماری اس امر میں صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھ لو اور اہل القرآن میں تقسیم کرکے دیکھ لو۔

المشتہر پادری غلام مسیح۔ پاسٹر کھیوالی لودیانہ مقیم مشن احاطہ لودیانہ۔ پنجاب

اطلاع

اطلاع دیجاتی ہو کہ انجمن عالمہ تلاوت کنندگان بائبل کی فہرستیں بابت سنہ ۱۹۱۷ء اب تیار ہیں قیمت فی فہرست سالانہ کل ایک آنہ ۱؍ ہے ضرور منگوا لیجئے۔

المشتہر مس ایم۔ وائیلی لودیانہ پنجاب

ہیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ ۱۶ سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان اور لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کیلئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ خواہشمند طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل ہیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تائید غیبی ۱۲/

یہ اردو زبان کا سب سے عمدہ ناول ہے۔ اس کو ضرور پڑھئے۔ اخلاق معاشرتی امور خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جسکو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ حجم ۱۱۲ صفحہ سائز ۲۰×۲۶/۸ لکھائی چھپائی کاغذ نفیس۔ قیمت ۱۲/ خرچہ ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر

منیجر وکٹوریہ ہال چوک لکھنؤ۔

ہر قسم کا کپڑا منگوایئے

لودیانہ کمال مشن سے ہر قسم کا کپڑا ... ۱۲ گز تک تولیہ سفید چارخانہ ... دیسی و ولایتی ہر رنگ ... مضبوط عمدہ ہر رنگ ... ٹسری عمدہ ... جہاں سے ... علاوہ ... کی فہرست مع قیمت دریافت فرمایئے۔ المشتہر

لکھائی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ۔

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں بچہ کی کمزوری دکھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاوی۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک وہ یکساں فائدہ کرتی ہے۔ پینے میں شیریں خوشبودار اور رنگ میں سرخ ہونے کی وجہ سے لڑکے خوشی سے پیتے ہیں۔

آپ بھی اپنے بچوں کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجئے

قیمت ۱۲ فی شیشی محصولڈاک ۸ المشتہر۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۵۵ء

تسلی بخش انتظام رکھانا عمدہ۔

حفظان صحت کا خاص لحاظ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ بورڈنگ ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے سکول پہلے سے حصہ لوئر پرائمری کی بنیاد ڈالی ہے ایک امریکن لیڈی جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں ... تو ہر ایک دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر شیشہ ... وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ... ورکشاپ ... وغیرہ بھی تیار ہوسکتے ہیں قیمت ... سے ... روپیہ تک۔

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ ... عہ

غیر ممالک سے ... عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	سے	للعہ	رعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	سا

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں (۲) ناپسند شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ بھیجے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خطوط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر بھیجیں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر بھی اوپر بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون پر صفحہ درج کرنا ضروری ہے۔ ایڈیٹر۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں ترجمہ ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تحفہ خریداران ۲ روپے یکمشت پیشگی نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب فرما سکتے ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے ... مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا اور شائع ہوا۔